سوال

(542) یوم عاشوراء کے روزے کا طریقہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں اس سال عاشوراء کا روزہ رکھنا چاہتا ہوں، مجھے کچھ لوگوں نے بتایا ہے کہ میں عاشوراء کے ساتھ نو محرم کا روزہ بھی رکھوں، تو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی راہنمائی ملتی ہے۔؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

دس کے ساتھ نو محرم کا روزہ رکھنا آپ سے صحیح سند کے ساتھ ثابت ہے۔

''روی عَبدَ اللَّہِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّہُ عَنْهُمَا قال: حِينَ صَامَ رَسُولُ اللَّہِ صَلَّى اللَّہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَأَمَرَ بِصِيَامِہِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّہِ إِنَّہُ يَوْمٌ تُعَظِّمُہُ الْيَہُودُ وَالنَّصَارَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّہِ صَلَّى اللَّہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ فَإِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ إِنْ شَاءَ اللَّہُ صُمْنَا الْيَوْمَ التَّاسِعَ قَالَ فَلَمْ يَأْتِ الْعَامُ الْمُقْبِلُ حَتَّى تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّہِ صَلَّى اللَّہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ'' رواہ مسلم **1916**

سیدنا عبداللہ بن عباس بیان کرتے ہیں کہ: جب نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم عاشوراء کا روزہ خود بھی رکھا اور دوسروں کو بھی اس کا حکم دیا تو صحابہ کرام انہیں کہنے لگے یہودی اور عیسائی تو اس دن کی تعظیم کرتے ہیں۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے: آئندہ برس ہم ان شاء اللہ نو محرم کا روزہ رکھیں گے، ابن عباس رضی اللہ تعالی کہتے ہیں کہ آئندہ برس آنے سے قبل ہی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے۔

امام شافعی اوران کے اصحاب، امام احمد، امام اسحاق، اوردیگر اہل علم کا کہنا ہے کہ:

نو محرم اور یوم عاشوراء یعنی دس محرم دونوں کا روزہ رکھنا مستحب ہے، اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دس محرم کا روزہ رکھا اور نو محرم کا روزہ رکھنے کی نیت کی۔

تو اس بنا پر یوم عاشوراء کے مراتب اور درجات ہیں،

کم از کم درجہ یہ ہے کہ صرف دس محرم کا روزہ رکھا جائے،

اور اس سے اوپر والا درجہ یہ ہے کہ دس کے ساتھ نو محرم کا روزہ بھی رکھا جائے، محرم میں جتنے بھی زیادہ روزے رکھے جائیں گے وہ افضل اور بہتر ہیں۔

اگر آپ یہ کہیں کہ دس محرم کے ساتھ نو محرم کا روزہ رکھنے میں حکمت کیا ہے ؟

تو اس کا جواب مندرجہ ذیل ہے :

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

ہمارے اصحاب اور دوسرے علماء کرام نے نو محرم کے روزے کی حکمت میں متعدد وجوہات بیان کی ہیں :

پہلی :

اس سے یہود و نصاری کی مخالفت مقصود ہے ، کہ وہ صرف دس محرم کا روزہ رکھتے ہیں ، ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے یہی مروی ہے ۔

دوسری :

اس کا مقصد ہے کہ یوم عاشوراء کے ساتھ اور روزہ بھی ملایا جائے ، جس طرح کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف جمعہ کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے ۔

تیسری :

دس محرم کا روزہ رکھنے میں احتیاط کہ کہیں چاند کم دنوں کا نہ ہو ، جس کی بنا پر غلطی ہوجائے اس لیے نو محرم کا روزہ رکھنا عدد میں دس محرم ہوجائے گا ۔ انتھی ۔

ان وجوہات میں سب سے قوی اور صحیح وجہ یہی ہے کہ اہل کتاب کی مخالفت مراد ہے ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت ساری احادیث میں اہل کتاب سے مشابہت اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے مثلا یوم عاشوراء کے بارہ میں ہی فرمایا کہ :

(اگر میں آئندہ برس زندہ رہا تو نو محرم کا روزہ رکھوں گا) دیکھیں الفتاوی الکبری (6) ۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی اس حدیث پر تعلیق کرتے ہوئے کہتے ہیں :

(اگر میں اگلے برس تک باقی رہا تو نو محرم کا روزہ رکھوں گا)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نو محرم کے روزے کا ارادہ اور قصد کیا اس کے معنی میں احتمال ہے کہ صرف نو پر ہی منحصر نہیں بلکہ اس کے ساتھ دس کا بھی اضافہ کیا جائے گا ، یا تو اس کی احتیاط کے لیے یا پھر یھود و نصاری کی مخالفت کی وجہ سے ، اور یہی راجح ہے جو مسلم کی بعض روایات سے بھی معلوم ہوتا ہے ۔ انتھی ۔

دیکھیں فتح الباری (245/4) ۔

ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

كتاب الصلاة جلد 1